روزنامہ راشٹریہ سہارا

# فکشن نگار سید محمد اشرف کے افسانے سماجی مسائل کی بڑی وراثت

## ساہتیہ اکادمی کی جانب سے منعقدہ پروگرام 'مصنف سے ملاقات' میں شرکا کا اظہار خیال

**علی گڑھ (محمد احمد شیون / ایس این بی)**

دور حاضر میں افسانہ نگاری کی وسعت میں کمی آئی ہے اچھی کہانیاں لکھنے والے مسلسل کم ہو رہے ہیں ایسا ہمارے زمانہ میں نہیں تھا اس کی بڑی وجہ میڈیا سے وابستگی کا بڑھنا ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ میڈیا سے اپنا دامن بچائیں اور پھر روشنائی کی طرف لوٹ کر آئیں۔ ان خیالات کا اظہار معروف فکشن نگار سید محمد اشرف نے کیا۔ وہ آج ساہتیہ اکادمی کی جانب سے البرکات ایجوکیشنل سوسائٹی کے کانفرنس ہال میں منعقدہ پروگرام 'مصنف سے ملاقات' میں اظہار خیال کر رہے تھے۔ غور طلب ہے کہ ساہتیہ اکادمی نے اردو کے نامور فکشن نگار سید محمد اشرف سے ملاقات و گفت وشنید کے عنوان سے ایک مجلس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ سید محمد اشرف نے کہا کہ اس طرح کے پروگرام ہوتے رہنے چاہئیں تاکہ اردو کا نام کانوں میں تسلسل اور تواتر کے ساتھ پڑتا رہے۔ سید محمد اشرف نے مزید کہا کہ ان کی کہانیوں میں ان کے خاندانی ادبی ماحول کا بہت اثر ہے، قصباتی زندگی اور اس کے ماحول سے ان کی کہانیاں متاثر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میری کہانیوں میں جانوروں کے کردار آپ کو جا بجا ملیں گے جو سماج میں ہونے والے واقعات کی عکاسی کرتے نظر آئیں گے۔ اس کے علاوہ انہوں نے بتایا کہ زوال پذیر اقدار اور تہذیبی روایات کی پامالی کے تناظر میں ان کی بہت سی کہانیاں ہیں جن کو سماجی منظر نامے پر دکھانے کی کوشش کی گئی۔ سید محمد اشرف کی کہانیوں پر قرۃ العین حیدر نے کہا تھا کہ جب اس دنیا کی تاریخ لکھی جائے گی تو سید محمد اشرف کی متعدد کہانیاں ضرور شامل کی جائیں گی۔ سید محمد اشرف نے بتایا کہ میری کہانیوں میں جو زبان وہ استعمال کی جاتی رہی ہے اس پر ان کے دادا سید آل عبا اور والد مارہروی کی تربیت کا بڑا دخل ہے۔ سید محمد اشرف نے اپنے استاد پدم شری پروفیسر قاضی عبدالستار اور اپنے رفقا کا بھی تذکرہ کیا جن کی سرپرستی ہمیشہ انہیں ملتی رہی۔ ساہتیہ اکادمی کے نائب سکریٹری کمار انوپم نے کہا کہ سید محمد اشرف اس عہد کے نامی کہانی کار ہیں اور ان کے افسانوں نے افسانوی ادب میں کئی بڑے خوش گوار اضافے کیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ پروگرام ساہتیہ اکادمی کا ایک بڑا پروگرام تصور کیا جاتا ہے جس میں ہندوستان کے بڑے ادیب اور کہانی کار اپنے فن کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہیں۔ انہوں نے سید محمد اشرف کے افسانوں کو سماجی مسائل کی ایک بڑی وراثت قرار دیا۔ صدارت کرتے ہوئے البرکات ایجوکیشنل سوسائٹی کے صدر پروفیسر سید محمد امین میاں نے کہا کہ البرکات میں یہ ایک تاریخی دن ہے کہ جب اشرف کی افسانوی کاوشوں کا اعتراف کرتے ہوئے ساہتیہ اکادمی دہلی نے مذکورہ پروگرام ترتیب دیا جہاں سید محمد اشرف کی کہانی انہی کی زبانی سنائی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سید محمد اشرف علی گڑھ مسلم یونیورسٹی لٹریری کلب کے سکریٹری اور علی گڑھ کی ثقافتی انجمنوں کے سکریٹری بھی رہے ہیں اور اردو سے سول سروسز میں کامیابی حاصل کرنے والے وہ مسلم یونیورسٹی کے پہلے طالب علم تھے۔ علی گڑھ کے سابق ایم ایل اے ویویک بنسل نے سید محمد اشرف کو علی گڑھ کی ادبی اور تہذیبی پہچان بتاتے ہوئے کہا کہ سید محمد اشرف نے ہندوستان میں اپنے قلم سے علی گڑھ کی روایتوں کو روشن کیا ہے اور بلاشبہ وہ علی گڑھ کا فخر ہیں۔ اس موقع پر سید محمد اشرف کی تین کتابوں کا اجرا بھی عمل میں آیا۔ ساتھ ہی سید محمد اشرف نے اپنی کہانی ''کفن تھا چپ ہو گیا'' بھی سامعین کو پڑھ کر سنائی۔ سید محمد اشرف کی فنی صلاحیتوں کے حوالے سے پروگرام میں پروفیسر عبدالرحیم قدوائی، پروفیسر شافع قدوائی، پروفیسر طارق چھتاری، پروفیسر صغیر افراہیم، پروفیسر غضنفر جیسے معروف ادیبوں اور کہانی کاروں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے سید محمد اشرف کو افسانوی ادب کا ایک ممتاز، منفرد اور معروف افسانہ نگار قرار دیا۔ پروگرام کی نظامت اے ایم یو کے معروف استاد ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی نے کی۔ اس موقع پر اسعد یار خاں، مدحت اللہ خاں شروانی، پروفیسر عاصم صدیقی، پروفیسر محمد وسیم علی، ڈاکٹر سید علی نواز زیدی، ڈاکٹر ریحان اختر قاسمی، پروفیسر جاوید اختر، پروفیسر پرویز طالب، پروفیسر قمرالہدیٰ فریدی، پروفیسر خورشید احمد، پروفیسر سلمان خلیل، پروفیسر عاشق علی، اے بسارید، ڈاکٹر اعظم میر خاں، پروفیسر راحت ابرار، پروفیسر محمد علیم، ڈاکٹر شارق عقیل، پروفیسر شہاب الدین ثاقب، معین رشیدی کے علاوہ کثیر تعداد میں شہر کے معززین اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اساتذہ شرکت کی۔

ساہتیہ اکادمی کی جانب سے منعقدہ تقریب میں معروف فکشن نگار سید محمد اشرف کی کتابوں کا اجرا کرتے ہوئے ملک کے نامور ادیب و شعرا (تصویر: ایس این بی)